27695

استفتاء

آجکل مساجد میں مختلف قسم کی ڈیجیٹل گھڑیاں لگی ہوتی ہیں، جن میں سے بعض پر نماز کے وقت ہلکی سی گھنٹی بجتی ہے اور بعض میں" قدقامت الصلوٰۃ "کی آواز آتی ہے۔ کیاایسی گھڑیاں مساجد میں استعمال کرنادرست ہے؟

امداد الفتاویٰ میں یہ مسئلہ تو درج ہے کہ مساجد میں گھنٹہ دار گھڑی لگانا جائز ہے، کیونکہ یہ جرسِ ممنوع میں داخل نہیں، بلکہ آلہ مفید معرفتِ وقت کا ہے اور اسی طرح ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ مسجد کے اندر گھنٹہ دار گھڑی بغرض اعلام وقت کے جائز ہے۔(امدادالفتاویٰ بتصرف 690/2)

حضرت کے جواب سے یہ بات تو واضح ہو گئی کہ فی نفسہ گھنٹہ دار گھڑی کا مساجد میں لگانا جائز ہے، لیکن مساجد میں ایسی گھڑی لگانا جس میں جماعت کا وقت داخل ہونے پر گھنٹی کی آواز آئے یا"قدقامت الصلوٰۃ"کی آواز آئے جائز ہے یا نہیں؟اس کے جواز میں چند خرابیوں کی وجہ سے شبہ ہے، جو کہ درج ذیل ہیں۔

1---اقامت خود جماعت کے وقت کے لیے اعلام ہے، جبکہ اس اعلام سے پہلے گھنٹہ دار گھڑیوں کے ذریعے جماعت کا وقت داخل ہونے کی اطلاع یہ ایک منصوص اعلام پر غیر منصوص اعلام ہے۔

2---" قدقامت الصلوٰۃ "کو اس کے محل کے علاوہ کے لیے استعمال کیا جارہا ہے جو کہ درست نہیں۔(جیسا کہ فقہاءِ کرام رحمہم اللہ نے یہ مسئلہ لکھا ہے کہ سامان فروخت کرتے وقت یا سامان کی عمدگی بتلانے کے لیے" سبحان اللہ "کہنا جائز نہیں ہے)۔

3---ان گھڑیوں کی وجہ سے مقتدی امام کی آمد سے پہلے ہی کھڑے ہو جاتے ہیں جسے فقہاءِ کرام نے مکروہ لکھا ہے، بالخصوص جب امام کو نماز یا کسی دیگر دینی خدمت میں مشغول ہونے کی وجہ سے تاخیر ہو جائے تو تمام مقتدی کھڑے ہو کر انتظار کر رہے ہوتے ہیں اور بسا اوقات شور مچ جاتا ہے۔

4---گھنٹی بجنے کے بعد امام اگر چند سیکنڈ بھی تاخیر سے آئے تو عام طور پر مسجد کمیٹی میں سے بعض احباب لوگوں کے سامنے سخت ناگواری کا اظہار کرتے ہیں جو کہ امام کی عظمت کے خلاف ہے۔

جبکہ وہ مساجد جن میں ایسی گھڑیاں نہیں ہیں صرف اعلام وقت کی گھڑیاں ہیں، ان تمام مفاسد سے محفوظ ہیں۔ کیا ان مفاسد کے سدِّباب کے لیے مساجد میں ایسی گھڑیوں کا استعمال ممنوع ہونا چاہیے؟

دار الافتاء
فتویٰ نمبر 92/2164

مستفتی: عبد الرحمان

فون نمبر:03006795752

کے ایریا کورنگی نزد طیبہ مسجد

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

Scanned with CamScanner

27695

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

مذکورہ ڈیجیٹل گھڑی جس میں جماعت کا وقت ہونے پر ہلکی سی آواز آتی ہے اُس کا مسجد میں استعمال درست ہے، بشرطیکہ اس میں موسیقی نہ ہو۔ البتہ اس گھڑی میں اطلاع کیلئے "قد قامت الصلوۃ" والی آواز رکھنے سے بچنا چاہیے، اور اس کی وجہ وہی ہے جو آپ نے نمبر (۲) میں تحریر فرمائی ہے۔ اس کے علاوہ سوال میں جن امور کا ذکر کیا گیا ہے اُن کا جواب یہ ہے کہ:

۱۔۔۔۔۔ اقامت جماعت شروع ہونے کی اطلاع ہے، جبکہ مذکورہ آواز جماعت کھڑی ہونے کی اطلاع نہیں ہے، بلکہ نماز کا طے شدہ وقت ہو جانے کی اطلاع ہے۔

بدائع الصنائع – (۱ / ۱۵۳)

وأصله ما روي عن علي رضي الله عنه أنه قال المسافر بالخيار إن شاء أذن وأقام وإن شاء أقام ولم يؤذن، ولم يوجد في حق أهل المصر سبب الرخصة ولأن الأذان للإعلام بهجوم وقت الصلاة ليحضروا والقوم في السفر حاضرون فلم يكره تركه لحصول المقصود بدونه، بخلاف الحضر لأن الناس لتفرقهم واشتغالهم بأنواع الحرف والمكاسب لا يعرفون بهجوم الوقت فيكره ترك الإعلام في حقهم بالأذان بخلاف الإقامة فإنها للإعلام بالشروع في الصلاة ، وذا لا يختلف في حق المقيمين والمسافرين

۲۔۔۔۔۔ یہ بات "قد قامت الصلوۃ" کے متعلق درست ہے، لیکن ہلکی سی آواز میں یہ خرابی نہیں پائی جاتی۔

حاشية ابن عابدين– (٦/٤٣١)

(قوله لإعلام ختم الدرس) أما إذا لم يكن إعلاما بانتهائه لا يكره، لأنه ذكر فيه وتفويض بخلاف الأول، فإنه استعمله آلة للإعلام ونحوه إذا قال الداخل: يا الله مثلا ليعلم الجلاس بمجيئه ليهيئوا له محلا، ويوقروه وإذا قال الحارس: لا إله إلا الله ونحوه ليعلم باستيقاظه، فلم يكن المقصود الذكر أما إذا اجتمع القصدان يعتبر الغالب كما اعتبر في نظائره اهـ ط.

۳، ۴۔۔۔۔۔ یہ مفاسد صرف ڈیجیٹل گھڑی کے ساتھ ہی خاص نہیں ہیں، بلکہ جن مساجد میں ڈیجیٹل گھڑی نہیں ہوتی وہاں بھی ناواقفیت کی وجہ سے یہ مفاسد پائے جاتے ہیں، لہٰذا اس سلسلہ میں لوگوں کو سمجھانے کی ضرورت ہے کہ امام کی معمولی تاخیر کو برداشت کیا جائے، اُس کے آنے سے پہلے کھڑے نہ ہوں۔ نیز امام کو بھی چاہیے کہ وہ وقت کی پابندی کا خاص خیال رکھے، تاخیر کا معمول نہ بنائے، کیونکہ نماز باجماعت اپنے وقت پر کھڑی کرنے کا تحریری وعدہ کیا جاتا ہے اور حتی الامکان وعدہ پورا کرنا چاہیے، اِلّا یہ کہ کوئی عذر ہو۔..........................

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

محمد حذیفہ عفا اللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۵/ شعبان المعظم ۱۴۴۱ھ

۳۰/ مارچ ۲۰۲۰ء

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ
۶/۸/۱۴۴۱ھ
31-03-2020

دارالافتاء
مفتی

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner